حسینون کے آنکھہ کی صفت بیمار آتی ہے اور معشوقون کی آنکھہ کو چشم بیمار
کہتے ہین جب ہم تیرے عشق مین بیمار ہوگئے تو لفظ بیمار ہمارے نام پر بھی
عائد ہوا اور بسبب بیماری عشق کے ہم کو بھی لوگ بیمار کہنے لگے اور بیمار
لکھنے لگے ظاہر ہے کہ جو بیمار ہوگا اُسکو بیمار کہین گے۔ یہان سے شاعر
نے یہہ شاعرانہ مضمون نکالا کہ ہم بھی بسبب بیماری عشق کے چشم خوبان
کے ہمنام ہین یعنے لوگ ہم کو بھی فلان معشوق کے عشق کا بیمار کہتے ہین
جیسے معشوقونکی آنکھون کو بیمار کہا کرتے ہین لہذا ہم اس بات پر نازش
اور فخر کرتے ہین کہ ہم چشم خوبان کے ہمنام ہین اور اسی واسطے تندرست
ہونا نہین چاہتے بلکہ یہہ خواہش ہے کہ ہمیشہ بیمار ہی رہین تاکہ ہمنامی اور
پھر اُس پر فخر حاصل رہے یہان یہہ بات جو نازک خیالی کے متعلق ہے
جاننی ضرور ہے کہ ہمنامی پر فخر ہوسکتا ہے اور اسی وجہ سے لوگ اچھے
اور عمدہ نام اور بزرگون کے نام رکھا کرتے ہین اور شریعت مین بھی یہہ
حکم آیا ہے کہ اولاد کے اچھے نام رکھا کرو تاکہ برے نامون سے اُن کو
رنج اور ایذا نہ پہونچے۔

اسد ہم وہ جنون جولان گدائے بیسروپا ہین	کہ ہے سرپنجۂ مژگان آہو پشت خار اپنا

جنون جولان = یعنے جولان جنون دارندہ۔ جنون کا جولان رکہنے والا
جولان کے معنے دوڑنے اور دوڑانے کے ہین۔ جنون جولان کے معنے
بہت دوڑنے والے کے ہین مگر یہہ ترکیب اہل لسان کی نہین ہے بلکہ

ہندیون اور خیالبندون کی ساختہ و پرداختہ ہے - اہل لسان کے کلام مین یہہ ترکیب نہین آئی لہذا اسکی صحت مین تامل اور شبہہ ہے - سہر پنجہ یہان اس لفظ مین سہر زائد ہے -

پے نظر کرم تحفہ ہے شرم نارسائی کا	بخون غلطیدہ صد رنگ دعوی پارسائی کا

یعنے سو رنگ سے خون مین لوٹا ہوا پارسائی کا دعوی بخشش آلہی کی نذر کیواسطے خجلت ناتمامی کا ہدیہ ہے - **وثوق صراحت** مین جو پریشان عبارت ہے مین نے اُسکو اسطرح ترتیب دیا ہے درحقیقت میری رائے مین **وثوق صراحت** ایسی کتاب ہے کہ اُسکے نکات اور دقائق سے طالبان شعر و سخن فیض یاب و خوشہ چین ہوسکتے ہین - مقصود قائل یہہ ہے کہ ہم شرم و حیا کیوجہ سے پارسائی کا دعوی نہین کرتے - گویا پارسائی کا دعوی کرنا بے شرمی ہے - دعوی پارسائی کا سو رنگ سے خون مین لوٹا ہوا ہے یعنے ہم دعوی پارسائی کا نہین کرتے کیونکہ ہمارا پارسائی کا دعوے شہید ہوگیا اور باقی نہین رہا اور دعوی باقی نہین رہنے کیوجہ شرم نارسائی ہے حاصل یہہ کہ بسبب شرم و خجالت کے ہم دعوی پارسائی کا نہین کرتے - اس شعر مین فارسیت بہت غالب ہے اور خاص مرزا بیدل کی طرز کا شعر ہے میرزا صاحب نے بیدل کا اسقدر تتبع کیا ہے کہ دونون کے کلام مین کوئی فرق باقی نہین رہا - درحقیقت تتبع اسکو کہتے ہین -

نہ ہو حسن تماشا دوست رسوا بیوفائی کا	بمہر صد نظر ثابت ہے دعوی پارسائی کا